إِنَّهُ مِنْ سُلَيْمَانَ وَإِنَّهُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
حالات مبارکہ حضرت مولانا
خواجہ فخر جہاں دہلوی
قلندرانہ ادائیں سکندرانہ جلال !

حضرت خواجہ غلام فخرالدین صاحب تونسوی

هو المعین

فخرِ شاہاں، فخرِ دیں، فخرِ جہاں

حضرت مولانا حافظ خواجہ غلام فخر الدین صاحب نظامی تونسوی قدس سرہٗ

کے حالات و کمالات کا خوبصورت مقالہ

حضرت مولانا

فخرِ جہاں تونسوی رحمۃ اللہ علیہ

حسبِ فرمان،
ابوالفخر حضرت الحاج
خواجہ محمد نصر المحمود صاحب فخری
سجادہ نشین درگاہ معلیٰ تونسہ شریف

حسبِ ایماء،
حضرت صاحبزادہ
خواجہ محمد نظام المحمود صاحب فخری
زینتِ آستانہ عالیہ تونسہ شریف

مرتبہ: ادیب اہلسنت مولانا شیخ غلام محمد راشد نظامی ایم اے عربی

ناشر: اجمیری کتب خانہ، پیر پٹھان روڈ، ملتان شریف

ہدیہ تبلیغی ۴۲/ روپے

سلسلہ چشتیہ نظامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلِیًّا فِیْ دَرَجَاتِہٖ، حَسَنًا فِیْ صِفَاتِہٖ وَاحِدًا فِیْ تَجَلِّیَاتِہٖ اَبَاالْفَضْلِ فِیْ اِفَادَتِہٖ، اِبْرَاھِیْمَ فِیْ تَسْلِیْمِہٖ، سَدِیْدَ الدِّیْنِ فِیْ مَحَبَّتِہٖ، اَمِیْنَ الدِّیْنِ فِیْ شَرِیْعَتِہٖ عَلْوَ الدِّیْنِ فِیْ مَعَارِجِہٖ اَبَا اِسْحٰقَ فِیْ حَقِیْقَتِہٖ، قُدْوَۃَ الدِّیْنِ فِیْ رِسَالَتِہٖ، نَاصِرَ الدِّیْنِ فِیْ وِلَایَتِہٖ، اَبَا یُوْسُفَ فِیْ وَجَاھَتِہٖ، مَوْدُوْدًا فِیْ خُلْقِہٖ شَرِیْفًا فِیْ نَسَبِہٖ، مُقْتَدٰی اَھْلِ الْعِرْفَانِ فِیْ مَعْرِفَتِہٖ مُعِیْنَ الدِّیْنِ فِیْ حَدِّ ذَاتِہٖ، قُطْبُ الدِّیْنِ فِیْ اَحْکَامِہٖ، فَرِیْدَ الدِّیْنِ فِیْ اَنْوَارِہٖ نِظَامَ الدِّیْنِ فِیْ اَسْرَارِہٖ، نَصِیْرَ الدِّیْنِ فِیْ اَبْرَارِہٖ، کَمَالَ الدِّیْنِ فِیْ تَعْظِیْمِہٖ، سِرَاجَ الدِّیْنِ فِیْ اَحْسَانِہٖ، عِلْمَ الدِّیْنِ فِیْ ھِدَایَتِہٖ، مَحْمُوْدًا فِیْ اَخْلَاقِہٖ، جَمَالَ الدِّیْنِ

فِیْ حَسَنَاتِہٖ، حَسَنًا فِیْ خَلْقِہٖ وَخُلُقِہٖ، مُحَمَّدًا فِیْ اَحْوَالِہٖ، یَحْیٰی فِیْ اِحْیَائِہِ الْقُلُوْبَ، کَلِیْمَ اللّٰہِ فِی الْقُلُوْبِ نِظَامَ الدِّیْنِ فِیْ سِلْسِلَتِہٖ، مُحَمَّدَ فَخْرَ الدِّیْنِ فِیْ خُلُقِہٖ وَحُبِّہٖ نُوْرَ مُحَمَّدٍ فِیْ اَنْوَارِہٖ مُحَمَّدَ سُلَیْمَانَ فِیْ سَلْطَنَتِہٖ اَللّٰہ بخش، فِیْ کَرَمِہٖ مُحَمَّدَ محمود فی مقامہٖ وغلام نظام الدین فی ارضہٖ فخر الدین فی عظمۃ اسلامہٖ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ۔

فرمانِ غوثِ زماں: حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان تونسوی قدس سرہٗ کا فرمان مبارک ہے جو روزانہ سلسلہ چشتیہ عالیہ کا وظیفہ رکھے وہ دنیا میں بھی ہر دُکھ غم سے محفوظ رہے گا اور آخرت میں تو اس کے لئے باغِ بہشت تیار ہے۔

منظوم سلسلۂ عالیہ چشتیہ نظامیہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۵

یارب از بہرِ نبی و شاہِ مرداں و حسن / خواجہ عبدالواحد و خواجہ فضیلِ ذوالمنن

ابنِ ادھم شاہ سدید الدین امین الدین علو / خواجہ بو اسحاق شامی واقفِ سرّ و علن

قدوۃ الدّین بو محمد ناصر الدّین قطبِ دیں / شہ شریف و خواجہ عثمان و معین الدین حسن

قطب و مسعود و نظام الدین و محمود و کمال / شہ سراج و علم دین شہ راجن و جمن حسن

شہ محمد شیخ یحییٰ شہ کلیم و شہ نظام / فخرِ دیں نورِ محمد شاہِ سلیمان زمن

شاہِ اللہ بخش محمود المشائخ تونسوی / پیرِ کامل شاہ نظام الدین میرِ انجمن

جانشینِ پیرِ کامل خواجۂ فخرِ جہاںؒ / رحم فرما یا الٰہی از طفیلِ پنج تن

ہر غلام خواجگاں را عاقبت محمود باد

لطف فرما در دو عالم دُور کن رنج و محن

کوائف زندگی

حضرت فخرِ جہاں تونسوی قُدس سرہٗ

ولادت : بروزِ ہفتہ بعد از نمازِ صبح ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۵۶ھ مطابق ۲۰ نومبر ۱۹۳۷ء

نام نامی : حضرت خواجہ (غلام فخر الدین نظامی) -

تعلیم : چھوٹی عمر میں تجوید و قرأت کے ساتھ قرآن پاک حفظ کر لیا -

اساتذہ : میانجی اللہ بخش لغاریؒ قاری نواب دین چشتیؒ مولانا خالق داد صاحبؒ، مولانا خان محمد تونسوی -

مُرشد ارشد : صدر المشائخ ساگی سلیمانؒ حضرت نظام بادشاہ تونسوی قدس سرہٗ

کارنامے : دار العلوم محمودیہ تونسہ شریف میں سُنّی علماء کا تقرر و دلچسپی -

توسیع : جامع مسجد محمودیہ میں ہر سہ اطراف تعمیر برآمدہ جات -

پروگرام : خدمت خلق لنگر نظامی عام تام

مدت سجادگی : تیرہ سال نو ماہ سات دن منصب عالی پر سرفرازی -

وفات : بروزِ ہفتہ بعد از نماز صبح ۹ جمادی الاوّل ۱۳۹۹ھ مطابق ۷ اپریل ۱۹۷۹ء

خراجِ عقیدت پیر آف ہرات شریف

بہ رُوئے فخر عرفاں آنکہ باشد
بتولنسہ مُرشدِ جان پیر ارشد

شہِ بُونصر شد سرکار تفرید
کہ باشد حافظ اسرارِ توحید

غلام فخر دیں شد نام پاکش
نسیمِ عشق مے آید زخاکش

(از تبرکات حضرت سیّد احمد چشتی مودودی مدظلہ)

بسم اللہ والسلام علی رسول اللہ

آج سے تقریباً اکیس ۲۱ سال پہلے اپنے محسن و مخدوم پیر زادے حضرت الحاج خواجہ غلام معین الدین رح محمد خاں نظامی کے فرمان پر اپنے مرشدِ نعیم رح کے جانشین فخرِ ملت سراپا غیرت مولانا فخرِ جہاں تونسوی علیہ رحمۃ کی سراپا کمال شخصیت پر "خواجہ اہلسنت" کے نام سے ایک تحقیقی مقالہ شائع کیا تھا جو ہاتھوں ہاتھ تقسیم ہو گیا تلاشِ بسیار کے بعد اس کا ایک نسخہ مخلص پیر بھائی سے دستیاب ہوا۔ صدی بدلنے والی ہے۔ قدرے تبدیلی کر کے اس کو اضافہ کے ساتھ اہلِ محبت پیر بھائیوں کی نذر کرتا ہوں خدا کرے شیخ کامل رح اور حضرت رح کی روح ہم سے مسرور ہو جائے

بحارِ ذکرِ اکابر کا میں ہوا غواص،
یہی ہے میرے لئے دفترِ صلاح و فلاح

العبد
مفتی محمد راشد نظامی عفی عنہ

مرکزِ نظامیانِ ملتان
۳-۵-۱۴۲۰ھ

فخرِ جہاںؒ تن من واراں

برسوں پہلے ساون کا مہینہ تھا سنگھڑ میں بلا کی طغیانی آئی ہوئی تھی ندی نالے ٹوٹ رہے تھے، پروگرام کیمطابق حضرت مرشدِ عالم صدرالمشائخ سائیں نظامؒ بادشاہ ملتان سے تشریف لائے سنگھڑ کی خونیں موجیں آسمان سے باتیں کر رہی تھیں ساتھیوں نے جنوبی کنارے آرام یا واپسی کا مشورہ دیا آپ نے فرمایا فیصلہ اٹل ہے ابھی سنگھڑ کو پار کریں گے، ہاں فخر کو کہو کہ شمالی کنارے آ کر کھڑا ہو جائے اور معین کو کہو مجھے آ کر لے جائے طاقتور گھوڑے آ گئے سینکڑوں غلام آگے پیچھے پروانہ وار تیر رہے ہیں سنگھڑ بخیر و خوبی عبور کیا فخر قدموس ہوا آپ نے فرمایا فخر یہ تو پانی کا دریا تھا تیری مُلاقات کے لئے آگ کا دریا بھی عبور کرنا ہوتا تو کر آتا۔ اس مُرشد کے محبوب شہزادے کا ذِکرِ خیر پڑھ کر ایمان کو تر و تازہ کیجئے۔

فخرِ ملت، فخرِ دین، فخرِ جہاں

حضرت ابوالنصر خواجہ حافظ غلام فخر الدین صاحب نظامی قدس سرہ'

حضرت خواجہ فخرِ جہاںؒ درگاہِ محمودیہ نظامیہ کے دُوسرے سجادہ نشین اور حضرت نظام بادشاہؒ کے فرزندِ اکبر تھے آپ نے اپنے مُبارک عرصہ میں وہ کارنامے سرانجام دیئے جو تاقیام قیامت صدقہ جاریہ کے طور پر یاد رکھے جائیں گے۔

ولادت: آپ ۱۵ ر رمضان شریف ۱۳۵۶ئھ بروز ہفتہ بعداز نماز صبح اس دُنیائے رنگ و بُو میں تشریف لائے۔ چہرہ سادہ۔ ادائیں من پسند، کِسے معلوم تھا آگے چل کر آپ سلسلۂ عالیہ محمودیہؒ سلیمانیہؒ کے قلندر اور ملّتِ اسلامیہ کے خُدا ترس مُحسن ہونگے

نہ تاج و تخت میں نے لشکر و سپاہ میں ہے
جو بات مردِ قلندر کی بارگاہ میں ہے

تعلیم: آستانہ عالیہ محمودیہ کے نامور استاد میاں جی اللہ بخش لغاری

سے قرآن مجید حفظ فرمایا فارسی و ابتدائی عربی حضرت مولانا خالق داد صاحب گرمانی سے حاصل فرمائی۔ نامور اساتذۂ مدرسہ سے علوم و فنون مکمل کئے دَورۂ حدیث شریف حضرت مولانا خان محمّد تونسوی رح سے پڑھ کر درسِ نظامی کی تکمیل فرمائی بعد از مغرب مطالعہ کی عادت تھی بیشمار فقہی مسائل احادیثِ مقدسہ زبانی ازبر تھیں مدرسہ کے نادار طلباء سے آپ کو خاندانی محبّت تھی موقعہ بموقعہ ان سے بھرپور شفقت اور نوازشات سے مالا مال فرماتے۔ مثنوی شریف سے عشق تھا عارف جامی رح، شیخ سعدی رح، حافظ شیرازی رح کے بیشمار اشعار موقعہ کے مطابق استعمال فرماتے۔ امام احمد رضا بریلوی رح کا نعتیہ کلام اور حضرت کھتر علیہ رحمۃ کی نعتیں سُن کر جھُوم جھُوم جاتے۔ غرض کہ ادب و احترام اور عشق و محبّت میں اپنے مشائخ کرام کا کامل نمونہ تھے۔

مسندِ ارشاد: مُرشدِ کامل کے وِصال کے بعد جب آپ مسندِ سجادگی پر رونق افروز ہوئے۔ دنیا جانتی ہے سِلسلۂ چشتیہ نظامیہ کے پلیٹ فارم سے وہ مجاہدانہ کارنامے

سرانجام دیئے جو مسلمانانِ پاکستان کے لئے موجب صد افتخار ہیں ۱۹۶۵ء
میں جب بھارتی درندوں نے مملکتِ خداداد پر حملہ کیا تو آپ جذبۂ جہاد
سے سرشار ہو گئے جامع مسجد محمودیہ میں آپ کی زیرِ صدارت جلسہ ہوا
آپ نے واشگاف الفاظ میں فرمایا۔ "ہم اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔
وطنِ عزیز پر آنچ نہیں آنے دیں گے۔ اسی طرح جب سوشلسٹوں
نے پاکستان کو لینن گراڈ بنانے کی ناپاک کوشش کی تو آپ نے ببانگ دہل
اعلان فرمایا پیران تونسہ شریف اور انکے لاکھوں نام لیوا عظمتِ اسلام
کے لئے کٹ جائیں گے۔

غوثِ زماں : حضرت پیر پٹھان رح شاہ محمد سلیمان تونسوی رح کا ارشاد مبارک "ٹھلا کھا ونڑ" "ٹھلا پاونڑ"
ٹھلا الاونڑ"۔ ہم پہاڑی لوگوں کا شیوہ ہے۔ خواجہ فخر جہاں رح اس
ضرب المثل کے صحیح مصداق تھے۔ سادہ خوراک، سادہ لباس، سادہ
گفتگو۔ آپکی طبیعت کا خاصہ تھا معلوم ہوتا تھا صدیوں بعد خود
پیر پٹھان رح بول رہا ہے بات کھری اور وہ بھی منہ پہ۔ آپ کا دل

آئینے کی طرح صاف تھا۔ کسی کے خلاف بُغض، نہ کینہ، سینہ سراپا مدینہ ہر آنیوالے سے گھل مِل جانا۔ آپکی خوش مزاجی میں شامل تھا لنگرخانے کا دروازہ صبح و شام کھلا رہتا تھا۔ مہمان نوازی اور فیاضی تو آپ کے ورثہ میں آئی ہوئی تھی بلیشمار مرتبہ حرمین شریفین کی زیارت کی۔ مشائخ چشت عنبر سرشت کی زیارت کے لئے افغانستان بھی تشریف لے گئے۔ مجموعہ اوصاف نے ۹ جمادی الاول ۱۲۹۹ھ کو وصال فرمایا۔ اپنے جدِ امجد کے پہلو میں محوِ استراحت ہوئے۔

آپ کے سجادہ نشین حضرت خواجہ نصر المحمود صاحب فخری صاحبزادہ نظام المحمود صاحب فخری خوش اسلوبی سے ملّتِ اسلامیہ کی رہبری فرما رہے ہیں۔ (تتمہ شریف سیرتِ محمود)

حضرت خواجہ فخر جہاں قدس سرہٗ دلیر و بہادر

جذبۂ جہاد: باپ کے بیٹے تھے جذبۂ جہاد آپ کی فطرت میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا آزادیٔ فلسطین، آزادی کشمیر اور ۱۹۶۵ء کی جنگ میں آپ نے مجاہدانہ کارنامے انجام دیئے ذیل کا شذرہ روزنامہ "کوہستان" ملتان کا ملاحظہ کر کے اندازہ لگایئے کہ اللہ پاک نے آپ کو کیسا دردمند دل بخشا تھا۔

جہاد کے لئے سجادہ نشین تونسہ شریف اور ان کے لاکھوں مریدوں کی پیشکش

مقامات مقدسہ کے تحفظ کے لئے امدادی فنڈ جمع کرنے کی اپیل

ملتان ۲۰ اگست (نامہ نگار) بادشاہ سلیمانیہ محمودیہ تونسہ شریف کے سجادہ نشین حضرت خواجہ حافظ غلام فخر الدین تونسوی نے درندہ صفت یہودیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بین الاقوامی مجرم اسرائیل نے مسجد اقصیٰ کے ایک حصہ کو شہید کر کے مسلمانوں کی غیرت کو للکارا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام مسلمانوں کو یک جہتی کے ساتھ اسرائیلیوں کا چیلنج قبول کر کے اسے بدنام ملعون اسرائیل کے مشائق آغاز کو تباہ کر دینا چاہیئے کہ صفحۂ عالم سے ان کا سر کچلنے کے لئے مسلمانوں کا بچہ بچہ صلاح الدین ایوبی ثابت ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں اس سلسلہ میں حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہوں کہ وہ قوم کی ترجمانی کرتے ہوئے جہاد کا اعلان کر دے۔ خواجہ صاحب نے یہ بھی اعلان کیا کہ میں اپنے لاکھوں مریدین سمیت اجازت ملتے ہی جہاد کے لئے تیار ہوں۔ ادارہ اصلاح المسلمین ملتان کے ناظم اعلیٰ مولانا شیخ غلام محمود نعمانی نے ایک احتجاجی جلسے سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل نے مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے اپنی تباہی کے سامان مہیا کر لئے ہیں۔

اب وہ دن دور نہیں جب فرزندان اسلام ان طاغوتی طاقتوں کے ناپاک عزائم ہستی سے مٹا کر رکھ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں اپنے اعمال کا محاسبہ کرنا چاہیئے۔ یہ بد اعمالی کا نتیجہ ہے کہ خدائے قدوس نے ایک مغضوب قوم کو ہم پر مسلط کر دیا ہے۔ ایک قرارداد کے ذریعہ صدر پاکستان سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ خلافت مکہ کی سپاہ اسلام جہاد کا اعلان کر کے قوم کی ترجمانی کا حق ادا کریں۔ دوسری قرارداد میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مقدس مقامات کے محافظین کے لئے امدادی فنڈ جمع کرنے کا اعلان کیا جائے۔

"خواجگانِ چشت"

۱۳ ھ ۸۴

صدرالمشائخ حضرت نظام بادشاہ قدس سرہٗ کی دُعاؤں کے صدقے میں حضرت فخرالمشائخ علیہ الرحمۃ کے ہاں ۱۳۸۴ھ میں خواجہ محمد نصرالمحمود صاحب سلمہٗ پیدا ہوتے جامعہ غوثیہ گولڑہ شریف کے شیخ الحدیث حضرت علامہ فیض احمد چشتی نے تاریخ ولادت پیش کی جس پر حضرت صدرالمشائخ نے ڈھیروں دعاؤں سے نوازتے ہوئے فرمایا:

"خدا تمہیں ہمیشہ خوش رکھے"

یادگار تحفہ ملاحظہ فرمائیے۔

در بوستانِ خواجہ سلیمان شہ بہشت
از شجرۂ حضور نظام نکو سرشت
بر شاخ فخر بیں کہ گلے تازہ بر شگفت
سِن شگفتنش چہ عجب خواجگانِ چشت

۱۳ ھ ۸۴

الاستقامۃ فوق الکرامۃ

حضرت سائیں نظام پاک رضی اللہ عنہ کے وصال کے بعد صدر پاکستان جنرل ایوب خان نواب آف کالا باغ کے تعزیتی برقیے پہنچے اور خُفیہ ایجنسیوں نے رپورٹ دی آپ کا جو سجادہ نشین بنایا گیا ہے وہ انتہائی سیدھا سادا اور درویش منش انسان ہے اگر وہ حکومت کا حامی ہو جائے تو بڑے کام کا آدمی ہے۔ کیونکہ اکثر خانقاہوں کا پیر خانہ ہے۔ بڑی کوششیں ہوئیں روٹ پرمٹ، نذرانے انعامات، کارخانے لنگر شریف کے لئے خصوصی گرانٹوں کی منظوری۔

آپ نے جواب میں لکھا:

"فخر" سائیں کی عظمت کا سر اور فخر یہ بُلند کرے گا۔"

استقامت کے سوا راہ نہیں ہے کوئی
کتنی محدود ہے اربابِ وفا کی دُنیا

جیڑا او اشارہ کرے

حضرت فخر جہاں تونسوی رح کو مشاہداتی مرتبہ خاص الخاص حاصل تھا جو بات منہ سے نکالتے وہ ہو کے رہ جاتی حضور نعیم رح کے چہلم شریف پر سیاہ بادلوں سے آسمان بھرا ہوا تھا گھنگھور گھٹا اٹھکیلیاں لے رہی تھیں۔

برادرِ خورد حضرت معین المشائخ قدس سرہٗ نے کہا حضرت! آسمان کی طرف دیکھیں۔ لنگر شریف تقسیم کر دیا جائے آپ نے دائیں ہاتھ کی شہادت والی انگلی کو گھماتے ہوئے فرمایا:

"تونسہ شریف پر ایک بوند بھی نہیں گرے گی آپ اطمینان سے لنگر شریف تقسیم کرنا۔"

پھر وہی ہوا ادھر ادھر طوفان باد و باراں تھا۔ سرزمین تونسہ مقدسہ محفوظ مکان، سچ کہا کہنے والے نے،

ع جیڑھا او اشارہ کرے اوہو تقدیر ہے

پسندیدہ اشعار حضرت فخر جہاں تونسویؒ

تنم فرسودہ جاں پارہ ز ہجراں یا رسُول اللہ
دلم پژمردہ آوارہ زعصیاں یا رسُول اللہ

نگاہے یا رسول اللہ نگاہے
پیا پے گر نباشد گاہے گاہے

عہ فخرم بس است آنکہ غلام درِ توام

عہ غبار بن کر نثار جائیں کہاں تیری راہ گزر کو پائیں

عہ دل وہی دِل ہے جس میں تو یا تیری آرزو ہے

ھ ہنھینہ تاں دلڑا ادکھا لائم سک پل پل دی مار مونجھائیم

ھ خُلد جس کو کہتے ہیں میری دیکھی بھالی ہے سبز سبز گنبد ہے اور سنہری جالی ہے

رُوحانی بادشاہ

خطیب اہل سنت الحاج مولانا عاشق رسول صاحب غزنوی بیان کرتے ہیں حرمین شریفین میں حضرت فخر اہلسنت کا جلال وجمال دیدنی ہوتا تھا۔ حجاز مقدس کے رہنے والے مشائخ وعلماء کرام کی نگاہوں کا آپ مرکز ہوا کرتے تھے ایک مرتبہ میں نے مفتیٔ اعظم شام سے پوچھا من ھذا فرمایا "ھذا امام المشائخ من الباکستان" قطب مدینہ حضرت مولانا ضیاء الدین مدنی کی خدمت میں حاضری دی تو یہی سوال کیا آپ نے فرمایا:

"یہ مملکت خداداد پاکستان کے روحانی بادشاہ ہیں"

بھلے مانس تو کیا سمجھتا ہے میں نے عرض کیا یا حضرت یہ تو سیدھے سادے آدمی ہیں آپ نے فرمایا،

ع بس یہی صورت ہوا کرتی ہے اکثر باکمالوں کی

وقت سے پہلے: ۱۹۷۰ء کے الیکشن میں قومی سیٹ ڈیرہ غازیخاں پر قطب المشائخ حضرت خواجہ غلام قطب الدین صاحب محمودی سلیمانی کھڑے ہوئے

؏ پیشوائی کو نکل آئی خدائی ساری

بڑی سرائے میں سُنی کانفرنس ہوئی تاحدِ نگاہ اجتماع ہی اجتماع تھا لوگوں کا جذبہ ایمانی دیکھنے کے قابل تھا صبح خانقاہ عالیہ پر آپ کی زیارت ہوئی۔ باتوں باتوں میں ہنسنے میں لوٹ پوٹ ہوگئے۔ ہم نے عرض کیا آج طبیعت میں وارفتگی کا کیا سبب ہے فرمایا پیدا کرنے والے کی قسم ہے چاچا سائیں ہار رہے ہیں، ساتھی ہکا بکا ہوگئے ماحول دیکھا درک سامنے تھی فرمایا نوٹ کرو مجھ سے دستخط کرالو منہ مانگا جرمانہ دوں گا۔ بات وہی ہے جو کہہ دی۔ تجربہ کاروں نے کہا مخالف امیدوار شاید ضمانت بچا جائے جب وقت آیا تو پانسہ پلٹ گیا مشیتِ ایزدی میں وہی ہوا جو فخر پیا کو پسند آیا ؏

زبان سے بات جو نکلی وہ بات ہو کے رہی

میرا طریق امیری نہیں فقیری ہے

حضرت بابو جی پیر آف گولڑہ شریف کار دل کی قطار میں
زیارت کے لئے آئے آپ نے فرمایا گیٹ کا دروازہ بند کر دو
کوئی پُوچھے تو کہہ دو فخر کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے پھر ڈیڑھ
گھنٹے بعد دوبارہ پیر صاحب تشریف لائے فرمایا کہہ دو خاص
مہمان آئے ہیں ابھی فخر نہیں مِل سکتا۔ وہ دوبارہ چلے گئے
مصاحبین میں سے کسی نے عرض کیا حضرت آپ سے چاہت سے
مِلنا چاہتے ہیں، ملنے دیجئے، فرمایا ہم نے کروڑ پتی پیروں سے
کیا لینا ہے دکانداری ہمیں سکھائی نہیں گئی ہم فقیر لوگ ہیں
اپنے مزے سے بیٹھے ہیں اس نے اصرار سے عرض کیا۔
فرمایا اچھا مغز نہ چاٹ اب اگر شاہ صاحب آئے تو مِل لیں
گے اور کچھ وقفہ بعد سہ بارہ آپ تشریف لائے تو اجازت
باریابی بخشی۔ ؏ کہ بیا بیا عراقی تو زخاصگانِ مائی

مذہبی غیرت مندی

حضرت فخر المشائخ نے طارق آباد ملتان میں نئی کوٹھی خریدی بطور صدقہ بکری ذبح کرا کے خادم کو حکم دیا جاؤ اس کو کاظمی شاہ صاحب کے مدرسہ انوار العلوم میں دے آؤ وہ سیدھا سادا آدمی کچہری روڈ پر واقع پہلے مدرسہ قاسم العلوم میں دیکر رسید لے آیا۔ آپ نے رسید دیکھ کر فرمایا اے فلانی کا بیٹا میں نے تجھے کہا تھا کاظمی شاہ صاحب والے مدرسہ میں دے آنا، یہ تیرے ماں لگتے ہیں ساری عمر ہمیں اور ہمارے بزرگوں کو گالیاں دیتے ہیں چل دفع ہو بکرا واپس لے آ۔ خادم دوبارہ گیا۔ مدرسہ والوں نے رسید کٹ جانے کا عذر پیش کیا۔ آپ نے فرمایا جاؤ کہو فخر تونسوی کا بکرا تم ہضم نہیں کر سکتے۔ آپ کا نام سنتے ہی انہوں نے بکرا واپس کر دیا۔

قائد اہلِ سنت کا استقبال

مُبلّغ اسلام علّامہ شاہ احمد نورانی صدیقی جب جمعیت علماءِ پاکستان کے مرکزی صدر منتخب ہوئے تو جماعتی نظام کے تحت تونسہ شریف میں بھی تشریف لائے اور مزارات مقدسہ پر حاضری دی۔ درگاہِ عالیہ محمودیہ نظامیہ پر جب زیارت کے لئے آئے تو برآمدہ کے مشرقی جانب آپ بمعہ موجودہ سجادہ نشین سروقد کھڑے "قائدین کا استقبال فرما رہے ہیں۔ بعد میں وضاحتہً فرمایا بہت بڑا عالمِ دین ہے اور بہت بڑی جماعت کا سَربراہ ہے۔ پھر میری ہم جولی کا میاں بھی تو ہے نہ، خدا سلامت رکھے اور ترقی بخشے۔ مدینہ منورہ میں مولانا ضیاء الدین مدنی کے ہاں بچپن میں ہم اکھٹے کھیلا کرتے تھے۔

؎ آج تک یاد ہے وہ پیار کا منظر مجھ کو

دل فدا، جی جان صدقے

امام اہلسنت علامہ کاظمی صاحب مُحدّث ملتانی قدس سرہٗ نے علامہ محمد یوسف تونسوی سینئر مدرس مدرسہ انوار العلوم ملتان اور ناچیز کو اپنا نمائندہ بنا کر برائے دعوت شرکت سُنّی کانفرنس ملتان پیران تونسہ شریف کی خدمت میں روانہ کیا۔ جب ہم حضرت فخر المشائخ قدس سرہٗ کی خدمت میں پہنچے تو آپ نے خلوص و محبت میں کمال کر دیا، فرمایا تم اب ہمارے ساتھی نہیں بلکہ اہلِ سنت وجماعت کے بہت بُزرگ عالمِ دین کے نمائندہ بن کر آئے ہو اس کے لئے تو ہمارا سب کچھ قربان ہے اس ایک شخص نے تو ہمیں وحشی وہابیوں کے شر سے بچایا ہوا ہے ۔ ورنہ یہ لوگ،

ترکش میں مکاری کے لئے تیر آئے ہیں
صورتاً دیکھو تو دہلی سے فقیر آئے ہیں

پیر صاحب تونسہ شریف کا پیغام!

حضرت خواجہ غلام فخر الدین نظامی پیر آف تونسہ شریف نے اپنے پیغام میں دارالسلام (ٹوبہ) میں سُنی کانفرنس کو وقت کا ایک اہم تقاضا قرار دیا ہے۔ اسلامیہ جمہوریہ پاکستان میں فتنوں کا مقابلہ کرکے نظامِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے نفاذ کے لئے میدانِ عمل میں اُترنا ضروری ہے۔ بڑھتی ہوئی لادینیت سے تمام مسلمانوں کو تشویش ہے آپ کا یہ اقدام ہمارے لئے باعثِ مسرت ہے میں اس سلسلہ میں لاکھوں وابستگان تونسہ شریف کو ہدایت کر رہا ہوں کہ وہ اس کانفرنس کی کامیابی کے لئے بھرپور عملی تعاون کا مظاہرہ کریں۔

(روزنامہ کوھستان ملتان ۶ جون ۱۹۷۰ء)

آدابِ محبّت

حضرت خواجہ اہل سنت فخرِ جہاں تونسوی رح مسلک حقہ کے شیدائی اور آدابِ صوفیہ سے دِل وجان سے محبت رکھتے تھے محافِل میلاد منعقد کرنا ادر ذوقِ محبّت سے اس میں شریک ہونا آپ کا شعار تھا فرمایا کرتے تھے میں ان لوگوں کو کیا کہوں جو محفلِ میلاد کو ناجائز کہتے ہیں حالانکہ بدبخت سے بدبخت انسان حُصولِ سعادت سے محروم نہیں رہ سکتا دیکھئے اسوقت اگر میں زندہ بیٹھا ہوں تو محض میلاد شریف کی برکت سے ورنہ موت تو میرے آگے پیچھے کھیلتی رہی جنازہ کے بعد دُعا مانگنے کو آپ بہترین ثواب کا موجب قرار دیتے تھے اور فرماتے تھے جب مانعین پیدا ہو جائیں تو مستحسن چیز بھی لزوم کا درجہ پا جاتی ہے جیساکہ سادات صوفی فقہاء کرام نے اسکی تصریح فرمائی ہے جناب رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف سن کر آپ

جھُوم جھوم جاتے تھے اور بے ساختہ آپ صلوٰۃ وسلام کے
وِرد میں مشغول ہو جاتے تھے غرض کہ آپ ان تمام اشغالُ و
اعمال کے سختی سے پابند تھے اور مریدوں کو ان پر عمل کرنے
کی تلقین فرماتے جن پر صدیوں سے مشاہیر صوفیہ کرام عمل پیرا
رہے ایک بار مذہبی قذاقوں نے اخباری بیان جاری کیا کہ خواجہ
فخر جہاں ہماری جماعت میں آ شامل ہوئے ہیں تو آپ نے
فی الفور ان کا نقاب نوچا اور بصورتِ اشتہار اخبار میں یہ
اعلان شائع کرایا :۔

" میرا ہر اُس فرد یا جماعت سے تعاون ہے اور ہو گا
جو اسلام اور اس کے شرعی احکام کا نفاذ ملک میں
چاہتے ہیں اور ہر اس جماعت کو ناپسند کرتا ہوں جو ملک
میں اسلام اور شرعی قوانین کا نفاذ نہیں چاہتے اس میں
بعض علی الاعلان مخالف ہیں اور بعض اسلام کا لبادہ اوڑھ
کر مسلمانوں کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں " (روزنامہ جسارت ملتان ۲ جون)

ہائے او موت تجھے موت ہی آئی ہوتی

کہ تو ہمارے محبوب ساجن ہم سے چھین لیتی ہے مگر امر ربّی تو پورا ہو کے رہتا ہے مختصر سی عمر میں لکھ پال خواجہ کے جانشین حضرت مولانا فخر جہاں علیہ الرحمۃ سلسلۂ عالیہ کی اشاعت کرتے ہوئے بروز ہفتہ بعد از نماز صبح کراچی میں جاں بحق ہو گئے آپ کے جواں ہمت بھائی حضرت مولانا غلام معین الدین خاں نظامی زیب آستانہ عالیہ تونسہ شریف نے فرمایا:

"بلا مبالغہ کہتا ہوں جب آپ کا وصال ہوا تو میں نے جا کے آپ کے زیارت کی وقفہ تک مجھے محسوس ہوا بعینہٖ حضرت بابا سائیں حضور نظامؒ آرام فرما ہیں رضی اللہ تعالیٰ عنہما، کراچی سے بذریعہ ویگن جسد مبارک تونسہ شریف لایا گیا۔ نماز جنازہ میں شرکت اور آخری دیدار کے لئے ملک کے کونے کونے سے مخلوقِ خدا دیوانہ وار اُمڈ آئی۔ زندگی بھر اپنے آپ کو چھپائے

رکھا اور نعرہ مستانہ لگاتے رہے،

؎ میری ہستی ہے کیا میں تو کچھ بھی نہیں

اور آج زمانہ ٹوٹ پڑا پورا تونسہ شریف حضرت کے سوگ میں دو روز بند رہا نمازِ جنازہ کی امامت کے فرائض حضرت مولانا صاحبزادہ صالح گل صاحب زیبِ آستانہ عالیہ مکھڈ شریف نے ادا کئے اور تقریباً پچاس ہزار سے زائد افراد نمازِ جنازہ میں شریک ہوئے اور بعد نماز مغرب سعادت مند پوتے کو سراپا سعادت جدِ امجدؒ کے پہلو میں سپردِ خاک کیا گیا،

بقیۃ السلف اور جمعیت علماء پاکستان کے فیاض رہنما حضرت خواجہ غلام مرتضےٰ صاحب محمودی سلیمانی نے فرمایا: آستانہ عالیہ محمودیہ نظامیہ کے سجادہ نشین کی حیثیت سے انہوں نے بہت اچھے کام کئے بالخصوص مسجد شریف کا توسیعی منصوبہ توان کیلئے صدقہ جاریہ کی حیثیتّ رکھتا ہے جس سے نمازی اور عام زائرین سکون پاتے ہیں سب سے بڑا کمال بابرکت نصیبہ ان کا یہ ہے کہ انکو اپنے عظیم المرتبت دادا جان کے پہلو میں ابدی آرام کی جگہ میسّر آگئی ۔ رضی اللہ عنہ ثم ارضاہ

نصر کے بابا پہ جان وارو ں
مقام کتنا عجب ملا ہے

پاک پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان مبارک ہے۔

"کلُّ شیئٍ یرجعُ الیٰ اصلہٖ۔"

پہنچی وہیں پہ خاک جہاں کا خمیر تھا۔

کس قدر اعلیٰ شان ہے جس مٹی سے سلسلہ عالیہ محمودیہ سلیمانیہ کے سربراہ حضرت خواجہ چراغ تونسوی قدس سرہٗ کا خمیر تیار کیا گیا تھا اُسی پاکیزہ خمیر سے پندرھویں صدی میں حضرت فخر المشائخ نمودار ہوئے بیشک دادا بھی شان والا باپ بھی سراپا مرتبہ پھر فخر پیا کے کیا کہنے اس لئے کہا گیا ؏

نصر کے بابا پہ جان وارو ں مقام کتنا عجب ملا ہے

پیرِ پیراں افتخارِ عارفاں
فخرِ شاہاں، فخرِ دیں، فخرِ جہاںؒ

زیب و زینتِ مسندِ شاہِ نظامؒ
آں فدائے خواجۂ خیر الانام

حافظِ قرآن فقیہِ بے مثال!
مرشدِ اقوام شیخِ خوش مقال

مصدرِ صدق و صفا مردِ جری
منبعِ اخلاق مرکزِ برتری

با نظامی گفت پیرِ شش جہات
بارک اللہ فخرِ عالم خلد یافت

۱۳۹۹ھ

مرثیۂ درد

حضرت فخر المشائخ قدس سرہٗ

کیا غضب ہے کیوں اندھیرا چھا گیا — کیوں یہ بے وقتی بلاوا آ گیا

ضرب ایسی کاستۂ سر پر پڑی — ایک تن آور جہاں بل کھا گیا

زلزلہ سا آ گیا ماحول میں — ماہ و خور کانپے فلک تھرا گیا

اپنے رنج و غم کے بارے کیا کہوں — چرخ اس افتاد سے چکرا گیا

رحلت فخر پیا کے سوگ میں — چہرۂ شام و سحر کُملا گیا

ٹیس کچھ ایسی اُٹھی ہے زخم میں — غنچۂ دل درد سے مُرجھا گیا

حضرت شاہزادہ شاہِ نظامؒ — کیا کہوں دُنیا سے کیوں اُکتا گیا

فخر دیں سجادہ پیر پٹھانؒ — عنفوان میں خلق کا ماویٰ گیا

مصرعۂ تاریخ رحلت خوب ہے — فیض کتنا بے ضرر خواجہ گیا

۱۳ ھ ۹۹

(از اُستاد فیض محمد تونسوی)